مدارس المعاجم

تحریر: صدیق الرحمن محمدی

الحمدلله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعهم بإحسان إلی یوم الدین.

أما بعد!

کسی بھی زبان اور لغت کے مفردات اور اکائیوں کو محفوظ کرنے میں معجم (Dictionary) اہم کردار ادا کرتی ہے, اسی سے زبان تغیر و تبدل سے محفوظ رہتی ہے، جسکا لازمی نتیجہ اہلِ زبان کی ثقافت اور تہذیب کا باقی اور زندہ رہنا ہے۔

عربی زبان چونکہ علی الاطلاق فصیح وبلیغ زبان ہے اور لغتِ قرآن اور لغتِ حدیث کا سہرا بھی اپنے سر رکھتی ہے، ساتھ ہی بڑے وسیع پیمانے پر مفردات اور ذخیرہ الفاظ بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، اسی لیے عربی دان اہل لغت نے عربی لغت کے اس زاویے پر بھی بڑی توجہ دی اور اسکے الفاظ، لغات وتراکیب اور انکے استعمال کو محفوظ کرنے کے حوالے سے بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اس ضمن میں بڑی ضخیم اور مفید کتب بھی لکھی گئیں، انہی میں سے خلیل نے شہرہ آفاق کتاب (العین) کی صورت میں معاجم (ڈکشنری) کی داغ بیل ڈالی اور اس کے بعد مختلف علماء نے مختلف اصول و قواعد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے معاجم لکھیں، جس سے بنیادی طور پر چار طریقے معرضِ وجود میں آئے، جنہیں مدراس المعاجم یعنی مکاتبِ معاجم یا ڈکشنریز کہا جاتا ہے.

انکی تفصیل سے پہلے معجم کا لغوی اور اصطلاحی معنی سمجھنا بے حد ضروری ہے.

المعجم، عجم سے مشتق ہے جو کہ ابہام، غموض وخفاء پر دلالت کرتا ہے اور اسی سے العجمة ہے.

جوھري فرماتے ہیں: الأعجم الذي لا يفصح ولا يبين كلامه ولو كان من العرب (الصحاح 1/342)

یعنی اعجم اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بات واضح نہ کر سکتا ہو پھر جب اس لفظ کو بابِ افعال میں منتقل کیا تو أعجم اور اس سے معجم اسمِ مفعول بنا اور بابِ افعال کا خاصہ "ازالہ" بھی ساتھ چلا آیا.

أعجم کا معنیٰ "أزلت عجمته" ہوا. یعنی کسی چیز کے غموض وخفا اور پوشیدگی کا ازالہ کرنا.

اصطلاحاً: عبارة عنه كتاب يضم اكبر عددا من مفردات اللغة مقرونة بشرحها وتفسير معانيها على ان تكون المراد مرتبة ترتيبا خاصا. (**المعاجم العربیہ مناھجھا ومدارسھا ص9**)

ترجمہ: معجم وہ کتاب ہے جو ایک لغت کو بڑی تعداد میں الفاظ و مفردات، انکی شرح و تفسیر نیز ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ جمع کرتی ہو۔

جسے آج کل قاموس بھی کہا جاتا ہے. معجم کے لیے لفظ قاموس سب سے پہلے فیروز آبادی نے استعمال کیا، انہوں نے اپنے معجم کا نام "القاموس المحیط" رکھا۔

معاجم کے بنیادی مدارس (مکاتب) تین ہیں۔

1 مدرسة الخليل يا مدرسة التقليبات الصوتية

جس کے موجد خلیل بن احمد فراہیدی ہیں. آپ عربی زبان میں سب سے پہلے معجم لکھنے والے ہیں

انہوں نے ایک خاص اور انوکھے انداز کو اپناتے ہوئے عربی ذخیرہ الفاظ کو جمع کیا، درحقیقت خلیل کی یہ ترتیب بہت عبقری تھی، جس میں مخارج، اصوات اور کلمے (ثنائیت، ثلاثیت، رباعیت) کا خیال رکھتے ہوئے اپنی کتاب کو ترتیب دیا. جس کا نام "کتاب العین" ہے.

ذیل میں ہم خلیل رحمہ اللہ کے منہج پر مختصر گزارشات عرض کریں گے نیز انکا طریقہ کار بھی ذکر کریں گے. ان شاءاللہ۔

"کتاب العین" خلیل رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کی ابتدا رائج حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں کی بلکہ بعید اور گہرے مخرج والے حروف سے کی، کیونکہ حروفِ تہجی کا پہلا حرف "الف" ہے جو کہ ساکن ہوتا ہے اور اکثر حرف علت ہونے کی بناء پر ساقط ہو جاتا ہے یا پھر کسی اور حرف کو اعلال عارض ہو کر الف بن جاتا ہے. لہذا الف سے ابتدا انکے منظورِ نظر نہیں رہا اور "ب" کے ساتھ شروع کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں تھی. کتاب کی ابتدا اُن اصوات اور مخارج کو مد نظر رکھتے ہوئے کی جو مخارج میں سب بعید یا گہرے مخرج سے نکلنے والے حروف تھے.

اسی ترتیب سے انکے بعد والے مخرج انہیں ذکر کیا یہاں تک کہ زبان اور ہونٹوں کے مخرج تک پہنچے. خلیل رحمہ اللہ نے ابتدا حروف حلقی سے کی کیونکہ انکا مخرج بعید یا گہرا ہے. اسکے بعد وسط منہ سے نکلنے والے حروف کا ذکر کرتے ہوئے زبان اور آخر میں حروف شفویہ کا تذکرہ کیا۔

حروف حلقی میں چونکہ سب سے گہرا مخرج ہمزہ "ء" کا ہے، اس سے شروع نہیں کیا کیونکہ اس میں تخفیف اور تسہیل واقع ہوتی ہے جس سے تبدیلی واقع ہو جاتی ہے. ہمزہ کے بعد والے حرف عین "ع" سے شروع کیا اور پھر اسی مناسبت سے کتاب کا نام "العین" پڑ گیا.

ہر حرف کے لیے مستقل کتاب کا عنوان دیا مثلاً: کتاب العین، کتاب الغین الی آخرہ اور یہ ترتیب اس طرح بنی

ع ح ھ خ غ ق ک ج ش ض ص س ز ط د ت ظ ث ذ ر ل ن ف ب م و ا ي س ء

ہر کتاب میں پہلے ثنائی کلمات پھر ثلاثی پھر رباعی اور پھر خماسی کا تذکرہ کیا، اس بنیاد پر خلیل نے ہر کلمے کے "کم و کیف" دونوں کا خیال رکھا ہے۔

اس کے بعد خلیل رحمہ اللہ کے پیشِ نظر جس کلمے کی تشریح کرنا مقصود ہوتا ہے اس میں ممکنہ سب تقلیبات ذکر کرتے ہیں.

تقلیب کا مطلب ہے کلمے کے حروف میں قلب مکانی یعنی الٹ پلٹ کر کے ممکنہ صورتیں نکالنا.

مثلا: اگر کلمہ ثنائی ہے تو اسکی دو صورتیں بنتی ہیں. جیسے "عن" اور قلب کر کے "نع" بن جاتا ہے. اگر ثلاثی ہے تو چھ صورتیں بنتی ہیں.

مثلا عجم - جمع - محج - جعم - معج - عمج

یہ سارے کلمات عجم کے مادے کے تحت ذکر کئے گئے ہیں. اسی طرح اگر کلمہ رباعی ہے تو چھبیس (۲۶) تقلیبات بنتی ہیں اور اگر خماسی ہو تو ایک سو بیس (۱۲۰) تقلیبات بنتی ہیں. اب ظاہر ہے کہ ان میں بعض صورتیں مہمل ہونگی تو وہ انکو ذکر نہیں کرتے. جتنی تقلیبات مستعمل ہوتی ہیں صرف وہی ذکر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کلمہ اصل کی طرف لوٹانا، زوائد کو حذف کرنا، مؤنث کو مذکر کی طرف، جمع کو مفرد کی طرف، مصغر کو مکبّر کی طرف لوٹانا اور کلمے کی جامع تشریح کرنا جیسے اقوالِ عرب، اشعار اور قرآن وحدیث کی نصوص کی روشنی میں پیش کرنا بھی کتاب العین کی خاصیات میں سے ہے. اس طرح خلیل رحمہ اللہ کی یہ کاوش اس باب میں ایک انوکھی ایجاد قرار پائی۔

ذیل میں ہم ایک کلمہ کی پریکٹس کریں گے اور اسی کلمے کو تمام مدارس المعاجم میں نکالیں گے تاکہ فرق اچھی طرح واضح ہو جائے۔

چلیے لفظ "استغفر" کو حل کرتے ہیں.

سب سے پہلے کلمے کے زوائد کو حذف کر کے مجرد میں لے جائیں گے، اس طرح کرنے سے یہ "غفر" بنا. اب کلمے میں تین حروف غ، ف، ر ہیں.

ان تینوں میں سب سے گہرا مخرج "غ" کا ہے. اور یہ تین حروف پر مشتمل ہے تو ہم اسے باب الغین کی ثلاثیات والی بحث میں تلاش کریں گے.

ص 405 میں خلیل رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: باب الغین والفاء والراء معهما

اس میں انہوں نے چھ تقلیبات ذکر کی ہیں.

رغف، غفر، غرف، رفغ، فرغ اور فغر. امام خلیل رحمہ اللہ ان تقلیبات کے مستعمل ہونے کا بھی ذکر کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مہمل نہیں ہے. اگر آپ کتاب العین میں لفظ تلاش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اصوات و مخارج، اعلال و ادغام تسہیل و اشتقاق کا علم ہونا ضروری ہے.

اس مدرسے کی سب سے اہم ترین کتب

1: کتاب العین: خلیل بن احمد الفراہیدی متوفی 175ھ۔

2: المحکم والمحیط الاعظم: ابوالحسن علی بن اسماعیل ابن سیدہ الاندلسی متوفی 458ھ۔

3: البارع: ابو علي اسماعیل بن قاسم القالی

4: تھذیب اللغۃ: ابو منصور محمد بن احمد الازھري متوفی 282ھ۔

ابن منظور کے بقول تہذیب اور المحکم لغت کی بالعموم اور اس منہج کی جامع ترین کتب میں سے ہیں۔

اسکے بعد ابو بکر بن درید نے خلیل رحمہ اللہ کے منہج کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنی معجم لکھی لیکن انھوں نے خلیل رحمہ اللہ کی طرح اصوات اور مخارج کو مد نظر نہیں رکھا اور بلکہ صرف تقلیبات میں خلیل کی پیروی کی. یوں یہ ایک الگ منہج اور مدرسے کی شکل اختیار کر گیا جس کا نام ہے.

2: المدرسة الهجائية

اس مدرسے کے موجد ابو بکر محمد بن حسن بن درید البصری متوفی 321ھ ہیں، جو لغت اور ادب کے امام ہیں. ابن درید بصری نے ترتیب صوتی میں خلیل کی مخالفت کی اور حروف تہجی کے اعتبار سے مفردات اور لغات کا تذکرہ کیا جو کہ معجم کو آسان بنانے کی پہلی کاوش تھی لیکن تقلیبات یعنی قلب مکانی میں خلیل کی پیروی کی اور کلمے کی تقلیبات ذکر کیں. مثلا لفظ "استغفر" کو مجرد لانے کے بعد جب "غفر" بنا تو اب تین لفظ

غ ف ر ہیں. ان تینوں میں نارمل حروف تہجی کے اعتبار سے چونکہ "ر" پہلے ہے تو یہ کلمہ جمھرۃ اللغۃ کے باب الراء میں ملے گا نہ کہ باب الغین میں اور وہیں اسکی ساری تقلیبات بھی ہوں گی. مثلاً رغف، فغر وغیرہ (جمھرۃ اللغۃ 2/ 293)

3: المدرسة القافيه

اس مدرسے کے موجد ابو بشر یمان بن یمان البندیجی المتوفی 284ھ اور بعض کہتے ہیں کہ اس مدرسے کے بانی اور موجد ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوھری رحمہ اللہ ہیں علامہ جوہری کا اس منہج سے بنیادی مقصد معاجم میں آسانی پیدا کرنا تھا جیسا کہ علامہ ابن منظور صاحب لسان العرب اپنے مقدمے میں فرماتے ہیں: ولم أجد في كتب اللغة أجمل من تهذيب اللغة لأبي منصور محمد بن أحمد الأزهري، ولا أكمل من المحكم لأبي الحسن علي بن إسماعيل بن سيده الأندلسي رحمهما الله وهما من أمهات اللغة على التحقيق، وما عداهما بالنسبة إليهما ثنيات الطريق. غير أن لكلا منهما مطلب عسر المهلك، ومنهل وعر المسلك وكان واضعه شرع للناس موردا عذبا وجلأهم عنه، وارتادلهم مربعا ومنعهم منه، قد أخر وقدم، وقصد أن يعرب فأعجم، فرّق الذهن بين الثنائي والمضاعف والمقلوب وبدد الفكر باللفيف والمعتل

والرباعي والخماسي فضاع المطلوب، فأهمل الناس أمرهما، وانصرفوا عنهما، وكادت البلاد لعدم الإقبال عليهما أن تخلو منهما، وليس لذلك سبب إلا سوء الترتيب، وتخليط التفصيل والتبويب(لسان العرب17/1).

ترجمانی: میں نے زبان (عربی لغت) کی کتابوں میں ابو منصور محمد بن احمد الأزھري کی تھذیب اللغۃ سے زیادہ خوبصورت، اور ابوالحسن علی بن اِسماعیل بن سیدہ الأندلسي کی المحکم سے زیادہ جامع کوئی کتاب نہیں پائی۔ یہ دونوں کتابیں حقیقت میں زبان کی اصل اور بنیادی مراجع ہیں، اور ان کے مقابلے میں باقی تمام کتابیں راستے کے موڑ کے مانند ہیں (یعنی ثانوی درجہ رکھتی ہیں)۔ تاہم، دونوں کتابوں میں ایک مشکل پہلو ہے—ان سے فائدہ اٹھانا آسان نہیں۔ ان کے مضامین تک پہنچنا مشکل اور پیچیدہ راستوں سے گزرنے کے مترادف ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مصنف نے لوگوں کے لیے میٹھا چشمہ جاری کیا مگر انھیں اس سے روک دیا، اور سرسبز چراگاہ دکھائی مگر انھیں وہاں چرنے نہیں دیا۔ اس نے بعض چیزوں کو پیچھے کر دیا اور بعض کو آگے بڑھا دیا، چاہا کہ کلام کو واضح کرے مگر پیچیدہ بنا دیا۔ اس نے قاری کے ذہن کو ثنائی، مضاعف، مقلوب، لفیف، معتل، رباعی اور خماسی جیسے ابواب میں پھلا دیا اور منتشر کر دیا، حتیٰ کہ مقصود یعنی اصل مطلوب کھو گیا۔ چنانچہ لوگوں نے ان دونوں کتابوں سے رُخ پھیر لیا، اور ان کی طرف توجہ کم کر دی، یہاں تک کہ ملکوں میں بھی ان کی کمی محسوس ہونے لگی۔ اور اس بے توجہی کی وجہ علم کی کمی نہیں بلکہ صرف اور صرف سوءِ ترتیب (غلط یا پیچیدہ تنظیم) اور تفصیل و ابواب بندی میں گڈمڈ طریقہ ہے۔

منہج:

اس مدرسے کو مدرسۃ القافیہ کہتے ہیں اور اس میں قافیہ کی طرح کلمے کے آخری حرف کا اعتبار کیا گیا ہے نیز اسی پر باب باندھا جاتا ہے، اسکے بعد اول حرف لیا جاتا ہے اور فصل سے تعبیر کرتے ہیں. مثلا مذکورہ کلمہ "استغفر" جب "غفر" بنا تو یہ باب الراء کی فصل الغین میں ملے گا اور اس میں تقلیبات نہیں ملیں گی بلکہ ہر کلمہ اسی طریقے سے اپنی جگہ ملے گا۔

اس مدرسے کی مشہور کتب:

1: کتاب تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ مصنف ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوھری۔

2: القاموس المحیط فیروز آبادی۔

3: لسان العرب ابن منظور افریقی۔

4: تاج العروس مصنف: مرتضیٰ زبیدی۔

4: مدرسة الهجائيه

اس مدرسے کے موجد ابو عمرو الشیبانی ہیں. المتوفی 206ھ جنہوں نے اپنی کتاب کا نام کتاب الجیم رکھا۔

منہج:

اس مدرسے کا منہج گزشتہ تمام مناہج سے آسان ہے. اس میں حروف کو حروف تہجی کی ترتیب سے نکالا جاتا ہے اور موجود دور میں یہی طریقہ رائج ہے. مثلاً مذکورہ کلمہ استغفر جب غفر بنا تو باب الغین میں تلاش کریں گے اور "غ ف" میں یہ کلمہ ملے گا۔

اس کی مشہور ترین کتب:

1: اساس البلاغۃ جار اللہ زمخشری

2: المصباح المنیر فیومی

اس بحث میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے.

1: العین، ابو عبد الرحمن خلیل بن احمد الفراہیدي 175ھ تحقیق د. مهدي المخزومي و د. ابراھیم السامرائی ط الأولی منشورات دار الھجرۃ ایران قم 1405ھ۔

2: جمھرۃ اللغہ، ابو بکر محمد بن الحسن بن درید البصری ت 206ھ ط دار الباز مصورۃ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن

3: لسان العرب، محمد بن مکرم ابن منظور افریقی 711ھ دار احیاء التراث الاسلامی بیروت الأولی 1988م

4: تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ، ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوھری دار الکتب العلمیہ بیروت الأولی 1999م

5: تاج العروس من جواھر القاموس، ابو الفیض محب الدین مرتضی الزبیدی 1202ھ المطبعۃ الخیریہ مصر الأولی 1306ھ۔

6: القاموس المحیط، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروزابادی 817ھ موسسہ الرسالہ للطباعۃ والنشر مصر الأولی 2005م

7: تھذیب اللغہ، ابو منصور محمد بن احمد الأزھری 380ھ تحقیق عبد السلام ھارون، الموسسۃ المصریہ العامہ للتالیف والترجمہ 1964م

8: المعاجم العربیہ مدارسھا و مناھجھا، د۔ عبد الحمید محمد ابو سکین الفاروق الحدیثیہ للطباعۃ والنشر الثانیہ 1981.

9: المدارس المعجمیۃ العربیۃ نشأتھا و تطورھا و مناھجھا، د صباح راوي دار الثقافۃ العربیۃ قاھرۃ الأولی 1990م.